جماعت
اخوان المسلمین
اور
سعودی عرب کی
علماء کونسل
کا جاری کردہ فتوی

از قلم:

فضیلۃ الشیخ محمد اشفاق سلفی/حفظہ اللہ

مدرس دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ، بہار، انڈیا

جماعت اخوان المسلمین

اور

سعودی عرب کی علماء کونسل کا جاری کردہ فتوی

تحریر:

فضیلۃ الشیخ محمد اشفاق سلفی/حفظہ اللہ

مدرس دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ، بہار، انڈیا

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الامین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، وبعد:

سعودی عرب کی علماء کونسل کی جانب سے چوبیس ربیع الاول ۱۴۴۲ھ موافق دس نومبر ۲۰۲۰ء کو ایک فتوی جاری کیا گیا کہ جماعت اخوان المسلمین ایک دہشت گرد تنظیم ہے، جو صحیح اسلام کی نمائندگی سے کوسوں دور اپنے ناپاک اہداف ومقاصد کی ترویج واشاعت میں لگی ہوئی ہے، جو کہ دین حنیف کے بنیادی اصول سے متصادم اور صحیح اسلامی تعلیم کے مخالف ہیں...[1]۔

لہذا یہ فیصلہ سلف صالحین کے طریقہ کے مخالفین اور فکری منحرفین کے لیے بجلی بن کر گرا جس سے نہ صرف ان کے ایوان میں کھلبلی مچ گئی بلکہ انہوں نے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اس فیصلہ پر بیجا تنقید کے ساتھ ساتھ سعودی عرب کی علماء کونسل کو بھی نشانہ بنایا، نیز بدزبانی اور الزام تراشی کے ذریعہ انہیں بدنام کرنے کی کوشش کی، لہذا ایسے موقعہ پر علماء ربانیین کی طرف سے دفاع کرنا اور اس جماعت کے دہشت گردانہ اہداف ومقاصد کی پول کھولنا واجب ہو گیا تھا، اس لیے میں نے یہ مضمون لکھنے کی ہمت کی تاکہ حق ثابت ہو جائے اور باطل سے پردہ اٹھ جائے۔

اہل تاریخ سے یہ بات مخفی نہیں کہ سب سے پہلا فرقہ جس نے صحابہ کرام کے منہج سے روگردانی کی وہ خوارج ہیں، جنہوں نے اپنی فہم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فہم پر مقدم کرکے اپنی سمجھ سے اسلام کو سمجھنے کی کوشش کی جس سے خود راہ حق سے گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا، یہیں سے امت محمدیہ میں اختلاف وانتشار نے جنم لیا اور دو جماعتیں بن گئیں، ایک وہ جماعت جس نے صحابہ کرام کے طریقہ کو اپنایا اور شریعت کو سمجھنے میں فہم صحابہ کو اپنی فہم پر مقدم کیا اور ہدایت یاب ہوئی، دوسری وہ جماعت جس نے خوارج کے طریقہ کو اپنایا اور اپنی فہم کو صحابہ کی فہم پر مقدم کیا نتیجتاً خود بھی گمراہ ہوئی اور غیروں کو بھی گمراہ کیا، لہذا اس روئے زمین پر کوئی بھی گمراہ فرقہ نہیں پایا جاتا مگر اس میں صحابہ کرام

---

(1) (https://www.spa.gov.sa/2155560)، (https://rb.gy/ioojux).

رضی اللہ عنہم کے طریقہ سے لازماً روگردانی اور انحراف پایا جاتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کامیابی وکامرانی صحابہ کرام کے طریقہ کی پیروی ہی میں مضمر ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"عليكم بسنتي وسنة الخلفاء المهديين الراشدين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ، وإياكم ومحدثات الامور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة"[١]، ”میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑو، اس سے بالکل چمٹ جاؤ اور دانتوں سے مضبوطی کے ساتھ تھام لو، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچو، کیونکہ ہر نکالی گئی نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے“ اور دوسری حدیث میں ہے:"إن هذه الأمة ستفترق على ثلاث وسبعين، كلها في النار إلا واحدة، وجاء في رواية: هي ما أنا عليه وأصحابي"[٢]، ”عنقریب یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، اور ایک کو چھوڑ کر سبھی فرقے جہنم میں جائیں گے“ اور ایک دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ:"هي ما أنا عليه وأصحابي"[٣]، نجات پانے والا فرقہ وہی ہوگا جو اس طریقہ پر عمل پیرا ہوگا جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں“۔

کچھ عرصہ پہلے ایک جماعت ”جماعت اخوان المسلمین“ کا ظہور ہوا جو اپنی نسبت اہل سنت وجماعت اور سلف صالحین کی طرف کرتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے اہداف ومقاصد اور حرکات وسکنات اس نسب کے مخالف اور بالکل برعکس ہیں، لہذا اس جماعت کی دعوت ومنہج پر ایک نگاہ ڈالتے ہیں تاکہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے، اس جماعت کے عقائد وافکار کا اگر ہم تفصیلی جائزہ لیتے ہیں تو مضمون لمبا ہو جائے گا، چونکہ محور گفتگو یہاں صرف اس جماعت کی دہشت گردی اور اعداء اسلام سے اس کی سانٹھ گانٹھ کو واضح کرنا ہے، لہذا اسی نقطہ پر گفتگو کرنے کی کوشش کریں گے۔

[١](ابوداود:٤٦٠٧، الترمذی:٢٦٧٦، ابن ماجہ:٤٢، ٤٣، ٤٤، مسند احمد:١٧١٤٤)۔

[٢](الترمذی:٢٦٤١، مسند احمد:١٢٢٠٨)۔

[٣](الترمذی:٢٦٤١)۔

الاخوان المسلمون کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والے اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے افکار عجائب وغرائب پر مبنی ہیں، یہ لوگ کافروں کے لیے رحیم اور مسلمانوں کے لیے شدید ہیں، مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں اور کافروں سے اخوت وبھائی چارگی قائم کرتے ہیں، بطور مشتے نمونہ از خروارے چند اقتباسات نقل کیے جاتے ہیں:

حسن البنا جو کہ جماعت اخوان المسلمین کے امام ومؤسس ہیں-ان کے بقول یہودیوں کے ساتھ ہماری دشمنی دینی نوعیت کی نہیں ہے بلکہ اقتصادی نوعیت کی ہے- چنانچہ وہ کہتے ہیں: "میرا ماننا ہے کہ یہودیوں کے ساتھ ہماری لڑائی دین کی وجہ سے نہیں ہے کیونکہ قرآن کریم نے ان کے ساتھ دوستی قائم کرنے کا حکم دیا ہے، اور اسلام پوری انسانیت کا دین ہے نہ کہ کسی خاص قوم کا، اور قرآن کریم نے ان کی تعریف کی ہے اور ہمارے اور ان کے مابین اتفاق قائم کیا ہے"۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَلَا تُجَٰدِلُوٓاْ أَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ إِلَّا بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ﴾ (اہل کتاب کے ساتھ بحث ومباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو)۔ [سورۃ العنکبوت:۴۶]۔ اور جب قرآن نے یہودیوں کے مسائل کا ذکر کیا ہے تو بنیادی طور پر اقتصادی امور کا ذکر کیا ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے: ﴿فَبِظُلۡمٖ مِّنَ ٱلَّذِينَ هَادُواْ حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ طَيِّبَٰتٍ أُحِلَّتۡ لَهُمۡ﴾ (جو نفیس چیزیں یہودیوں کے لیے حلال کی گئی تھیں وہ ہم نے ان پر حرام کر دیں ان کے ظلم کے باعث)۔ [سورۃ النساء:۱۶۰][1]۔

سبحان اللہ العظیم! حسن البنا نے اتنی خطیر باتیں کہنے کی جسارت کیسے کی! جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ ٱلنَّاسِ عَدَٰوَةٗ لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱلۡيَهُودَ وَٱلَّذِينَ أَشۡرَكُواْۖ وَلَتَجِدَنَّ أَقۡرَبَهُم مَّوَدَّةٗ لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ إِنَّا نَصَٰرَىٰۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنۡهُمۡ قِسِّيسِينَ وَرُهۡبَانٗا وَأَنَّهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُونَ ٨٢﴾ (یقیناً آپ ایمان والوں کا

[1] (الاخوان المسلمون، احداث صنعت التاریخ: (ص:۴۰۹-۴۱۰)۔

سب سے زیادہ دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے، اور ایمان والوں سے سب سے زیادہ دوستی کے قریب آپ یقیناً انہیں پائیں گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں، یہ اس لیے کہ ان میں علما اور عبادت کے لیے گوشہ نشین افراد پائے جاتے ہیں)۔ [سورۃ المائدۃ:۸۲]۔ اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:﴿وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٧﴾﴾ (یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں، اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیش جہنم میں ہی رہیں گے)۔ [سورۃ البقرۃ:۲۱۷]۔

جس آیت سے انہوں نے اپنی فاسد رائے پر استدلال کیا ہے اس کے سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ظلم کی کئی قسموں اور صورتوں کا ذکر فرمایا ہے، اور یہود کے سنگین جرموں سے آیت کا آغاز فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے:﴿فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِم بِآيَاتِ اللَّهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥٥﴾ وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ﴿١٥٦﴾﴾ ([یہ سزا تھی] بہ سبب ان کی عہد شکنی کے اور احکام الٰہی کے ساتھ کفر کرنے کے اور اللہ کے نبیوں کو ناحق قتل کر ڈالنے کے، اور اس سبب سے کہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے۔ حالانکہ دراصل ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے، اس لیے یہ قدر قلیل ہی ایمان لاتے ہیں﴿١٥٥﴾ اور ان کے کفر کے باعث اور مریم پر بڑا بہتان باندھنے کے باعث﴿١٥٦﴾)[سورۃ النساء:۱۵۵-۱۵۶]۔

ان آیات کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ یہودیوں سے ہماری دشمنی دینی ہے نہ کہ اقتصادی۔

جماعت اخوان المسلین کے نزدیک وحدت ادیان کا عقیدہ:

عقائد کے باب میں سب سے قبیح عقیدہ وحدت ادیان کا عقیدہ ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ اہل کتاب یہود ونصاری اہل حق اور اہل نجات میں سے ہیں، گرچہ وہ لوگ دین اسلام اور نبوت محمدی پر ایمان نہ لائیں، اور یہی عقیدہ اس زمانے میں جماعت اخوان المسلمین کا ہے بلکہ ان کے امام حسن البنا کا کہنا یہ ہے کہ: ''اسلام نے اپنے اصول عامہ میں وحدت ادیان کا خیال رکھا ہے اور اللہ رب العالمین کی شریعت ایمان وعمل اور اخوت وبھائی چارگی پر قائم ہے، اور سارے انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین کو پہنچانے والے ہیں، اور تمام آسمانی کتابیں وحی الٰہی ہیں، اور تمام مومنین خواہ ان کا تعلق کسی بھی امت سے ہو اللہ کے نیک بندے اور دنیاوآخرت میں کامیاب ہونے والوں میں سے ہیں، اور دین میں اختلاف وانتشار پیدا کرنا اور اس کے نام پر جدائی پیدا کرنا ایسا گناہ ہے جو اسلام کے قواعد واصول کے منافی ہے، اور ہر فرد بشر پر واجب ہے کہ وہ اپنا من پسند دین اختیار کرے اور وحدت ادیان کا عقیدہ رکھے، کیونکہ وحدت ادیان کا اسلام نے حیرت انگیز طور پر خیال رکھا ہے، لہذا مسلمانوں کے اوپر واجب ہے کہ وہ انبیاء سابقین پر ایمان لائیں، شریعت منزّلہ کا احترام کریں اور امم سابقہ کے مومنوں کا ذکر خیر کریں''[1]۔

حسن البنا کا یہ عقیدہ کہ آخرت میں نجات پانے کے لیے شریعت محمدی پر ایمان لانا شرط نہیں ہے، کتاب وسنت اور اجماع امت کے سراسر خلاف ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَمَن يَبۡتَغِ غَيۡرَ ٱلۡإِسۡلَٰمِ دِينٗا فَلَن يُقۡبَلَ مِنۡهُ وَهُوَ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ﴾ (جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا)۔ [سورۃ آل عمران:٨٥]۔

---

[1] [السلام فی الاسلام (ص:٦)]۔

کیا حسن البنا کی نگاہ اس آیت پر نہیں پڑی یا انہوں نے تجاہل عارفانہ سے کام لیا ہے!

نبی ﷺ نے فرمایا: "والذي نفس محمّد بيده لا يسمع بي أحد من هذه الأمة ولا يهودي ولا نصراني ومات ولم يؤمن بالذي أرسلت به إلا كان من أصحاب النار"[۱]، "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میری اس امت میں جو شخص بھی میری بابت سن لے خواہ یہودی ہو یا عیسائی، پھر وہ مجھ پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنم میں جائے گا"۔

در حقیقت فرقۂ خوارج کی جو علامات نبی ﷺ نے اپنے اس فرمان میں بتلائی ہیں: "يقتلون أهل الإسلام، ويدعون أهل الأوثان"[۲]، کہ "وہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کافروں کو چھوڑ دیں گے"، وہ ہو بہو جماعت اخوان المسلمین پر صادق آتی ہیں۔

مسلمانوں کی تکفیر کا عقیدہ:

اس امت میں پیدا ہونے والا سب سے بڑا فتنہ تکفیر کا فتنہ ہے، یہ پہلا فتنہ ہے جس نے خوارج کے ہاتھوں ہو بہو اسلام میں جنم لیا جس کے بارے میں نبی ﷺ نے پیشین گوئی کی تھی، چنانچہ ایک ایسی جماعت پیدا ہوئی جس نے مسلمانوں کی تکفیر کا اعلان کیا، ان کا خون حلال قرار دیا، قتل وغارت گری کی اور زمین میں فساد برپا کیا، یہ وہی لوگ ہیں جن کو نبی ﷺ نے "کلاب اہل النار (جہنمی کتا)" کا لقب دیا ہے، عصر حاضر میں تکفیری فتنہ کے علمبر داروں میں سید قطب کا نام سر فہرست ہے، وہ اپنی مشہور کتاب "فی ظلال القرآن" میں رقمطراز ہیں: "آج اس روئے زمین پر نہ تو کسی مسلم ملک اور نہ ہی کوئی مسلم معاشرہ کا وجود ہے جس میں اللہ کی شریعت اور فقہ اسلامی کی تنفیذ کی جاتی ہو"[۳]۔

---

[۱] [صحیح مسلم: ۲۴۰-(۱۵۳)]۔

[۲] (صحیح البخاری: ۳۳۴۴)۔

[۳] (فی ظلال القرآن: ج: ۴، ص: ۲۱۲۲)۔

وہ مزید لکھتے ہیں: ”آج یہ زمانہ بالکل اسی حالت میں پہنچ چکا ہے جس حالت میں ”لا الہ الا اللہ“ کی دعوت لے کر اسلام آیا تھا، لہذا ساری انسانیت اللہ کی عبادت کو چھوڑ کر بندوں کی عبادت اور ادیان کے ظلم کی طرف لوٹ گئی ہے اور لا الہ الا اللہ پر عمل کرنا ترک کر چکی ہے گرچہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والی ایک جماعت روزانہ مناروں سے لا الہ الا اللہ کی صدا بلند کرتی ہے“[۱]۔

اور اسی کا اعتراف کرتے ہوئے ڈاکٹر یوسف قرضاوی جو الاخوان المسلمین کے قائدین میں سے ہیں کہتے ہیں کہ: ”اس وقت سید قطب کی بعض کتابیں منظر عام پر آئی ہیں جو ان کے تکفیری عقیدے کے آخری مرحلہ کی عکاسی کرتی ہیں، جس کا خلاصہ اسلامی معاشرہ کی تکفیر کرنا اور سارے مسلمانوں کے خلاف ہجومی جہاد کا اعلان کرنا ہے“[۲]۔

دہشت گردی سے اس جماعت کا تعلق:

یقینی طور پر یہ بات معلوم ہے کہ اس جماعت کا بنیادی مقصد حکومت حاصل کرنا ہے اور اس مذموم مقصد کو پانے کے لیے یہ لوگ ہر وہ حربہ اختیار کرتے ہیں جو انہیں مقصد تک لے جائے خواہ صحیح ہو یا غلط اس کی انہیں ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں ہوتی ہے، چنانچہ ان حربوں میں سے ایک حربہ جسے وہ تکمیل مقاصد کا ذریعہ سمجھتے ہیں یہ ہے کہ رفاہی کاموں میں رکاوٹ پیدا کی جائے اور بجلی گھروں کو منہدم کیا جائے، رپورٹروں، صحافیوں، اور قد آور شخصیات کو اغوا کیا جائے[۳]۔

---

[۱] (فی ظلال القرآن: ج:۲، ص:۱۰۵۷)۔

[۲] (اولویات الحرکۃ الاسلامیۃ: ص:۱۱۰)۔

[۳] (منبع الارہاب المعاصر: ص:۱۲)۔

اس کی بڑی دلیل یہ ہے کہ ان لوگوں نے مصر کے وزیر داخلہ ومالیات ''نقراشی'' کو بھی قتل کرنے سے گریز نہیں کیا[1]۔

جریدۂ ''عکاظ'' کو انٹرویو دیتے ہوئے جنرل ''فؤاد اللام'' نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: ''جماعت اخوان المسلمین مصر میں دہشت گردی کی اساس اور بنیاد ہے، جس کی ابتدا سید قطب سے بہت پہلے ہو چکی ہے''[2]۔

جماعت اخوان المسلمین کا خلیجی ممالک میں شورش وانقلاب برپا کرنے کی کوششیں:

جماعت اخوان المسلمین کی مفسدانہ سرگرمیاں اور مجرمانہ افعال مصر تک ہی محدود نہ رہے بلکہ اس کے کارکنان خلیجی ممالک، عراق، شام، اور بلاد مغرب وغیر میں بھی پھیل گئے اور وہاں بھی اہل وطن کو ان کے حکمرانوں کے خلاف ورغلا کر فساد برپا کیا اور خلاف شریعت احتجاج کرکے بدنظمی کا ماحول بنایا۔

شیخ علی العشماوی کہتے ہیں کہ: ''جماعت اخوان المسلمین کے مدربین ان تمام ملکوں (سعودی عرب، قطر اور کویت وغیرہ) میں اپنی تحریکی سرگرمیوں کے ذریعہ سادہ لوح عوام اور نوجوانوں کو اپنے جال میں پھانس کر گمراہ کرتے ہیں اور ان کو حکمرانوں کے خلاف علانیہ بغاوت کرکے شورش وانقلاب پر آمادہ کرتے ہیں، جس کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ جس وقت صدام حسین نے کویت پر حملہ کیا ان لوگوں نے اس وقت کویت کا ساتھ چھوڑ کر صدام حسین کی معاونت کی، جبکہ خلیجی جنگ کے تمام اخراجات کویت نے ہی برداشت کیے تھے''[3]۔

---

[1] (منبع الارہاب المعاصر: ص: ۱۲)۔

[2] (جریدۂ عکاظ، عدد: جمعرات ۲۵ شوال، بشکریہ: منبع الارہاب المعاصر: ص: ٦)۔

[3] (التاریخ السری لجماعۃ الاخوان المسلمین: ص: ۱۳۰)۔

مصر میں جب جماعت اخوان المسلمین پر دنیا تنگ کر دی گئی، ان کے ملکوں میں ان کے لیے پھانسی کے پھندے تیار کر لیے گئے، ان میں سے کچھ قتل کر دیے گئے اور بعض پابند سلاسل کر دیے گئے تو انہوں نے سعودیہ کا رخ کیا، اور اس حالت میں اس ملک عزیز نے انہیں برداشت کیا، ان کی حفاظت کی اور انہیں امن عطا کیا، لیکن جب ان کے حالات درست ہو گئے تو پھر اپنی پرانی روش پر لوٹ گئے، اور سعودیہ کے اندر ہی دہشت گردانہ اور خودکش حملہ شروع کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اہل وطن کو بھی اس کام کے لیے تیار کرنا شروع کر دیا۔

شیخ العشماوی کہتے ہیں: ''سعودی عرب نے جماعت اخوان المسلمین کو اپنی سرزمین میں پناہ دی، جس کا برا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاں کہیں بھی فدائی حملے، قتل وغارت گری اور شورش انقلاب برپا ہوتا ہے اس کے پس پردہ جماعت اخوان المسلمین کے ہی تربیت یافتہ لوگوں کا ہاتھ ہوتا ہے، اسی کی صراحت کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیر نائف نے بہت پہلے کہا تھا کہ سعودیہ میں جماعت اخوان المسلمین کا وجود ملک کی سالمیت کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے''[1]۔

جزائر (الجیریا) میں جماعت اخوان المسلمین نے ابتدا میں لوگوں کے سامنے خود کو اعتدال پسند اور داعی اسلام ظاہر تاکہ لوگوں کی محبت حاصل کر سکیں اور حکومت میں اعلی مناصب پر فائز ہو سکیں، لیکن جب اپنے مقاصد کی حصولیابی میں انہیں ناکامی نظر آئی تو پھر لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔

شیخ العشماوی کہتے ہیں کہ: ''جماعت اخوان المسلمین نے خلیجی ممالک میں جزائر سے بھی خطرناک جرائم انجام دیے ہیں، چنانچہ شروعاتی دور میں لوگوں کے سامنے خود کو معتدل اور میانہ رو ظاہر کیا، لیکن جب حکومت کے ساتھ ان کا اختلاف ہوا اور انہیں یقین ہو گیا کہ وہ لوگ حکومت نہیں حاصل کر سکتے تو حکومت اور تمام اہل وطن کے خلاف بغاوت کا بگل پھونکتے ہوئے قتل وغارت گری اور خوں ریزی کا

[1] (التاریخ السری لجماعۃ الاخوان المسلمین: ص:۱۳۰)۔

بازار گرم کیا اور اقتصادی حالت کو بھی بربادی کے دہانے تک پہنچادیا، اور اس کے پس پردہ مصر کی جماعت اخوان المسلمین کا ہاتھ تھا“[۱]۔

جماعت اخوان المسلمین کا شیعوں کے ساتھ تعلق:

۱۹۴۸ء کے آس پاس جامعہ ازہر نے مصر اور ایران کے بڑے بڑے علماء کی موجودگی میں جن میں سید قطب اور محمد تقی القمی جیسی شخصیات بھی موجود تھیں ”دار التقریب بین المذاہب الاسلامیۃ“ کے نام سے ایک جماعت تشکیل دی[۲]۔

یہ ملاقات جماعت اخوان المسلمین اور شیعوں کے مابین سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے، پھر بعد میں نواب صفوی نے ۱۹۵۴ء میں جب قاہرہ کی زیارت کی تو یہ تعلق مزید مضبوط ہوگیا[۳]۔

شیعی امام آیت اللہ کاشانی سے حسن البنا کی ملاقات:

حسن البنا کی شیعی امام آیت اللہ کاشانی کے ساتھ ملاقات نے دونوں کے بیچ آپسی تعاون اور تعلق قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ چنانچہ شیخ عبد المتعال الجبری -جو جماعت اخوان المسلمین کی ایک اہم شخصیت، حسن البنا کے معاصر اور خاص تربیت یافتہ ہیں- اپنی کتاب ”لماذا اغتیل حسن البنا؟“ میں امریکی رائٹر رابرٹ جیکسن سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: حجاز میں ۱۹۴۸ء میں دولوگ اکٹھے ہوئے اور بظاہر ایسا لگتا ہے کہ دونوں کسی خاص نقطۂ نظر پر متفق ہوچکے تھے، کاش کہ حسن البنا کو اغوا نہ کیا گیا ہوتا!“[۴]۔

---

[۱] (سابقہ مصدر: ص: ۱۴-۱۵)۔

[۲] الاخوان المسلمون والثورۃ الاسلامیۃ فی ایران (ص: ۲۳-۲۴)۔

[۳] الاخوان المسلمون والثورۃ الاسلامیۃ فی ایران (ص: ۲۴)۔

[۴] الاخوان المسلمون والثورۃ الاسلامیۃ فی ایران (ص: ۲۴)۔

جماعت اخوان المسلمین اور شیعہ کے باہمی افکار ومناہج:

جماعت اخوان المسلمین کی اہم شخصیت دکتور اسحاق الحسینی اپنی کتاب ''الاخوان المسلمون ... کبری الحرکات الاسلامیۃ الحدیثۃ'' میں ذکر کرتے ہیں کہ: ''ایرانی شیعہ طلبہ کی ایک معتد بہ جماعت جو مصر میں زیر تعلیم تھی نے اس جماعت میں شمولیت اختیار کی، اسی طرح عراقی شیعوں کی ایک بڑی جماعت وہاں موجود جماعت اخوان المسلمین کی تنظیم سے جا ملی، پھر ان لوگوں نے شہید محمد باقر کی رہنمائی میں ''حزب الدعوۃ'' کے نام سے ایک تنظیم قائم کی، جس کے تمام افکار ومناہج جماعت اخوان المسلمین سے کشید کردہ تھے''[١]۔

خود نواب صفوی کی گواہی کہ الاخوان المسلمون اور شیعہ کے مابین کوئی فرق نہیں ہے:

نواب صفوی ١٩٥٣ء میں جب سیریا کے دورے پر آئے تھے اور وہاں جماعت اخوان المسلمین کے لیڈر ڈاکٹر مصطفی السباعی سے ملاقات ہوئی، تو ڈاکٹر مصطفی السباعی نے شیعہ نوجوانوں کے قومی اور سیکولر جماعتوں میں انضمام کا ذکر چھیڑ دیا، چنانچہ نواب صفوی نے شیعیوں اور سنیوں کے مجمع میں علی الاعلان منبر پر کھڑے ہو کر کہا کہ: ''جو سچا جعفری شیعی بننا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ جماعت اخوان المسلمین میں شامل ہو جائے''[٢]۔

کیا کوئی یہ تصور کر سکتا ہے کہ انہوں نے یہ جملہ اہل سنت کی محبت میں کہا تھا؟ ہرگز نہیں! اللہ کی قسم ان کے اس جملہ کا ظاہری مطلب یہی نکلتا ہے کہ انہوں نے خوشی میں ایسا جملہ کہا تھا، کیونکہ الاخون المسلمون نے انہیں یہ آزادی دے رکھی تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دیں اور ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کی تکفیر

[١] الاخوان المسلمون والثورۃ الاسلامیۃ فی ایران (ص:٢٥)۔

[٢] الاخوان المسلمون والثورۃ الاسلامیۃ فی ایران (ص:٢٥)۔

کریں، کیونکہ اس جماعت کا اصول ہی یہی ہے کہ: جن باتوں میں ہم متفق ہیں ان میں مل کر کام کریں اور جن میں مختلف ہیں ان میں ایک دوسرے کو معذور سمجھیں۔

چنانچہ جن باتوں میں ان کے مابین اختلاف ہے ان میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تکفیر کرنا اور انہیں گالی دینا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہتان تراشی کرنا اور ہماری ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف بدزبانی کرنا ہے۔

شیعوں کا اپنے نوجوانوں کے مابین جماعت اخوان المسلمین کی کتابوں کی نشرواشاعت کا اہتمام:

احمد یوسف نے اپنی کتاب کے اندر شیعوں کا اپنے نوجوانوں کے مابین جماعت اخوان المسلمین کے افکار کی نشرواشاعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے: ''الاخوان المسلمون کے افکار خصوصا شہید سید قطب کے تحریکی افکار ان کی تفاسیر ایرانی شیعہ نوجوانوں کے مابین کافی رائج ہیں، بلکہ ایرانی مفکرین کے نزدیک بھی ان کی کتابوں کو کافی پزیرائی ملی، جن میں شہید سید قطب، شیخ محمد الغزالی اور شیخ مصطفی السباعی کی کتابیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایرانی انقلاب کے حالیہ مرشد اعلی سید علی خامنئی نے شہید سید قطب کی بعض مؤلفات کا بذات خود ترجمہ کیا ہے''[1]۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سید قطب اور ان جیسے لوگوں کی کتابوں پر اہل سنت نے نقد کیا ہے اور انہیں قبول کرنے سے انکار کیا جبکہ شیعوں نے ان کتابوں کی وسیع پیمانے پر نشرواشاعت کی ہے۔

شیعوں کا سید قطب جیسے لوگوں کی کتابوں کی نشرواشاعت کرنا کیا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ ان کا منہج شیعی منہج کے موافق اور صحابہ کرام کے منہج کے مخالف ہے!

مصری انقلاب کے بارے میں خمینی کے تاثرات:

---

[1] الاخوان المسلمون والثورة الاسلامیة فی ایران (ص:۲۷)۔

جب مصری انقلاب اپنے شباب پر تھاتو اس وقت سید علی خامنئی نے جمعہ کے خطبہ میں کہا تھا کہ مصری انقلاب در حقیقت ایرانی انقلاب کا ہی ایک حصہ ہے[١]۔

ان کا یہ جملہ عربی اور خلیجی ممالک میں ایرانی دخل اندازی کی گواہی کے لیے کافی ہے۔

جنگ عراق اور اس میں جماعت اخوان المسلمین کا کردار:

جو بھی جنگ عراق کی حقیقت اور اس کی تاریخ سے واقف ہے وہ شیعی اخوان المسلمین کے کردار کو بخوبی جانتا ہے کہ کبھی وہ عراقی نوجوانوں کو انقلاب اور شیعی فوجیوں کے ساتھ شمولیت پر یہ کہہ کر ابھارتے تھے کہ یہ انقلاب در حقیقت اسلامی انقلاب ہے تو کبھی شیعی عقائد کو اسلامی عقائد قرار دیتے تھے۔

شیعہ کی تعریف میں مبالغہ آرائی کرتے ہوئے ایک اخوانی جابر رزق نے جو کہا ہے اس کا بھی جائزہ لینا چاہیے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ: ”حزب اللہ ہی غالب رہنے والا ہے ... لیکن جہاد کرنا اور جام شہادت نوش کرنا انتہائی ضروری ہے، اور یقینا جو اللہ تعالیٰ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا، بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبہ والا ہے“[٢]۔

---

[١] الاخوان المسلمون وایران الخمینی-الخامنئی (ص:١١٠)۔
[٢] الاخوان المسلمون وایران الخمینی-الخامنئی (ص:١٠٤-١٠٦)۔

جماعت اخوان المسلمین کے سلسلے میں سلفی علماء کے اقوال:

محدث دوراں شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں: "شیخ حسن البنا کی تحریک بنام الاخوان المسلمین نے دعوت اسلامیہ کو بدل کر مجرمانہ ومنہدمانہ دعوت بناڈالا ہے، اور اس بات سے ہم خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ ان کی مالی معاونت کرنے والے کمیونسٹ اور یہود ہیں"[1]۔

سماحۃ الشیخ امام ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

سائل: اللہ آپ کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے، افتراق امت سے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ: "یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، اور سبھی فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک فرقہ کے" الحدیث۔ تو اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا شرک وبدعت پائے جانے کی وجہ سے جماعت تبلیغ اور گروہ بندی اور حکام کے خلاف خلاف لوگوں کو بھڑکانے اور ورغلانے کی وجہ سے جماعت اخوان المسلمین، ہلاک ہونے والے ان بہتر فرقوں میں سے ہیں؟

شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ: "جی ہاں، یہ ان بہتر فرقوں میں شامل ہیں، اور جو بھی اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے خلاف جائے گا وہ ان بہتر فرقوں میں شامل ہو گا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (امتی) کا مطلب ہے: امت اجابہ، یعنی جن لوگوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا اور آپ کی پیروی کو دل وجان سے تسلیم کیا، ان تہتر فرقوں میں سے سالم اور نجات پانے والا فرقہ وہ ہے جس نے آپ کی پیروی کی اور آپ کے لائے ہوئے دین پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہا، جبکہ بقیہ بہتر فرقوں میں کافر، عاصی اور بدعتی تمام طرح کے لوگ داخل ہیں۔

سائل: گویا یہ دونوں فرقے بہتر فرقوں کے ضمن میں ہیں؟

---

[1] شئوون التعلیم والقضاء (ص:۴۸)۔

جواب: ہاں، یہ دونوں فرقے ان بہتر فرقوں میں سے ہیں، نیز خوارج اور مرجئہ بھی انہیں بہتر فرقوں میں سے ہیں، گرچہ کچھ لوگوں کی رائے یہ ہے کہ خوارج کا شمار کافروں میں نہیں کیا جائے گا، لیکن بہر حال وہ ان بہتر فرقوں کے عموم میں داخل ضرور ہیں"[1]۔

امام وعلامہ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ کہنا درست نہیں ہے کہ الاخوان المسلمون اہل سنت میں شامل ہیں، کیونکہ وہ لوگ تو سنت کے خلاف جنگ کرتے ہیں"[2]۔

فضیلۃ الشیخ علامہ عبد المحسن العباد حفظہ اللہ کا فتوی:

شیخ حفظہ اللہ سے جماعت اخوان المسلمین اور حال ہی میں وجود میں آنے والی دیگر جماعتوں کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ نے اس کا جو جواب دیا اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

صحیح معنی میں جماعت وہی ہے جو اس طریقہ پر عمل پیرا ہو جس پر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

جبکہ یہ نئی جماعتیں جو چودھویں صدی ہجری میں پیدا ہوئیں صحابہ کرام کے زمانہ میں ان کا کوئی وجود نہ تھا۔

اور یہ بات سبھی کو معلوم ہے کہ ان جماعات کے اندر خطا وصواب دونوں ہیں لیکن ان کے اخطاء صواب کے مقابلے میں بڑے اور سنگین ہیں لہذا ان سے بچنا ہی بہتر ہے۔

---

[1] (https://youtube.be/avc9Nrz9O5M)

[2] (https://youtube.be/u1Sv-AFx2aY)

یہ جماعتیں کتاب وسنت سے ثابت شدہ دلائل پر اعتماد کرنے کے بجائے خود ساختہ جدید آراء وافکار پر اعتماد کرتی ہیں، جس کی سب سے واضح دلیل یہ ہے کہ ان کے نزدیک ولاء وبراء ان کے لیے ہے جو ان کی جماعت میں شمولیت اختیار کرے اور ان کے ساتھ رہے۔

بطور مثال اگر جماعت اخوان المسلمین کو لیں تو جو ان کے ساتھ شامل ہو گیا وہ ان کا دوست ہے اور وہ ان کے ساتھ خوب دوستی نبھاتے ہیں، اور جو ان کے ساتھ شامل نہیں وہ انہیں اپنا دشمن تصور کرتے ہیں، چنانچہ جو ان کے ساتھ شامل ہو گیا وہ انہیں اپنا بھائی اور دوست مانتے ہیں گرچہ وہ کائنات کی سب سے خبیث مخلوق حتی کہ رافضی ہی کیوں نہ ہو، اور اسی منہج کی بنیاد پر وہ اپنے ساتھ ہر ہمہ شمہ کو شامل کر لیتے ہیں خواہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنے والا اور ان کے طریق سے مروی حق کو قبول نہ کرنے والا رافضی ہی کیوں نہ ہو، خلاصہ کلام یہ کہ جو ان کی جماعت میں شامل ہو گیا وہ ان کا دوست اور جزو لاینفک بن گیا، اور غم وخوشی ہر حال میں ان کا ساتھ دیتے ہیں"[1]۔

معالی الشیخ صالح آل الشیخ حفظہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ:

معالی شیخ نے اس جماعت کی اہم نشانیاں ذکر کی ہیں، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

"رازداری، پوشیدگی، تلون مزاجی، اور حقیقت حال کو چھپانا"۔

"وہ لوگ اپنے متبعین کی عقلوں کو اس طرح سے ماؤف کر دیتے ہیں کہ وہ مخالفین کی باتوں کو سن ہی نہ پائیں اور اس کے لیے یہ حربہ اپناتے ہیں کہ یا تو صبح سے شام تک انہیں اس قدر مشغول کر دیتے ہیں کہ ان کے پاس کسی اور کی بات سننے کے لیے وقت ہی نہ بچے یا پھر اپنے مخالفین کی باتوں کو سننے سے روکتے اور ڈراتے ہیں تاکہ وہ ان کی باتیں ہی نہ سنیں"۔

[1] (https://youtube.be/GTvFX4Dw5xE).

”ان کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ لوگ نہ تو سنت کا احترام کرتے ہیں اور نہ ہی اہل سنت سے محبت رکھتے ہیں گرچہ وہ اس کا اظہار نہ کرتے ہوں“۔

”ان کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ حکومت حاصل کرنا چاہتے ہیں لہذا اس کے لیے سیاسی پارٹیاں تشکیل دیتے ہیں، اور جو ان کی پارٹی میں شامل ہو گیا اسے خود سے قریب کرتے ہیں اور جو ان کی پارٹی میں شامل نہیں ہوا اسے خود سے دور کر دیتے ہیں، گویا ان کی محبت و نفرت کا معیار کسی کا ان کی پارٹی میں شمولیت یا عدم شمولیت ہے، جبکہ صحیح حدیث کے مطابق یہ طریقہ زمانۂ جاہلیت کے طریقہ کے مانند ہے“۔انتہی[1]۔

”سعودی علماء کونسل“ نے جن اوصاف کی بنا پر اس جماعت کو تکفیری اور دہشت گرد قرار دیا ہے اس کی موافقت میں ”**دار الافتاء المصرية**“ نے بھی ایک بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے اس فتوی کی تائید کی ہے[2]۔

---

(1) (https://youtube.be/Pvd9L5cVNvo).

(2) (https://rb.gy/poba4t).

خاتمہ

سابقہ باتوں سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ سعودی علماء کونسل نے جو فتوی جاری کیا ہے وہ اس لازمی نصیحت اور خیر خواہی کے ضمن میں آتا ہے جس کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے، اور یہ وہ حق ہے جس کا بیان کرنا علماء پر واجب ہے نیز یہ اس شریعت کا دفاع ہے جو غلو سے پاک اور معتدل شریعت ہے۔

کوئی بھی منصف اور حق پسند شخص جب اس جماعت کے منہج وافکار اور گزشتہ سالوں میں اس نے جو مجرمانہ سرگرمیاں دکھلائی ہیں ان کا جائزہ لے تو یہ کہے بنا نہیں رہ سکے گا کہ سعودی علماء کونسل نے جو فتوی دیا ہے اور جو قرارداد پاس کی ہے وہ بالکل سچ اور حقیقت کے عین موافق ہے، فتوی دینے والے یہ علماء ومشائخ- ظاہری طور جو ہم ان کے بارے میں جانتے ہیں اور حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے- عصر حاضر میں شریعت اسلامیہ کا علم رکھنے والے بہترین علماء میں سے ہیں خواہ وہ علمی اعتبار سے ہو، فقہی اعتبار سے ہو یا پھر دینداری کے اعتبار سے، اور عقیدۂ وعمل میں منہج سلف کی پیروی کرنے والے ہیں جو کسی بھی مسئلہ میں شرعی دلیلوں کی روشنی میں ہی فتوی دیتے ہیں، اور ان کی کوئی بھی قرارداد اسی وقت پاس ہوتی ہے جب ٹھنڈے دل ودماغ سے دلائل کی روشنی میں اور مصلحتوں کا خیال رکھتے ہوئے وہ کسی ٹھوس نتیجہ پر پہنچتے ہیں، یہ حضرات علماء کرام ومشائخ عظام ماحول اور خارجی اثرات سے متاثر ہوئے بغیر دلائل وحقائق کی روشنی میں فتوے دیتے ہیں۔

لہذا ہر مسلمان پر خواہ وہ عالم ہو یا غیر عالم واجب ہے کہ وہ ان کی جانب سے جاری کردہ فتاوی اور قراردادوں کو تقلید اور تعصب سے بالاتر ہو کر اور معتبر مان کر قبول کرے تاکہ وہ حق کو پہچان سکے اور راہ ہدایت کا پیروکار بن جائے اور ہرگز بھی تعصب اور خواہش نفس کے پیچھے نہ بھاگے، نہ تو ظاہر سے دھوکا کھائے اور نہ ہی ہر پکارنے والے کی پکار کو سچ سمجھے چاہے وہ الاخوان المسلمون ہوں یا کوئی اور، کیونکہ عصر حاضر فتنوں کی آماجگاہ بن چکا ہے، شعور کا فقدان ہے اور عقلیں ماؤف ہو چکی ہیں نیز دین

اور خلافت اسلامیہ کے نام پر نت نئے فرقے ظاہر ہو رہے ہیں، جبکہ یہ سبھی مکر و فریب اور شیطانی راستے ہیں، اگر کوئی ان راستوں پر چل پڑا تو اللہ کے نازل کردہ دین اور اس کے سیدھے راستے سے اس کا بھٹک جانا یقینی ہے۔ اللہ ہی ہدایت دینے والا ہے اور اسی سے مدد چاہی جاتی ہے۔

جو شخص بھی تاریخی کتابوں کا مطالعہ کرے گا اس پر یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک اسلامی تاریخ میں جو بھی فتنے اور آفتیں آئیں سبھی کے پس پردہ شیعہ، خوارج اور ان جیسے لوگ ہوتے ہیں، اللہ ان کی قوتوں کو توڑ دے اور ان کے مکر و فریب کو انہیں پر پلٹ دے۔ آمین۔

میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اچھے ناموں اور عالی صفتوں کے واسطے سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ بلاد اسلامیہ اور امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے، خاص طور پر ہماری نوجوان نسلوں کو کفار و منافقین کے شر سے بچائے اور ان کی چالبازیوں کو ناکام فرمادے۔ یقینا اللہ عَزَّوَجَلَّ سننے والا اور دعا کو قبول کرنے والا ہے۔

کتبہ: محمد اشفاق سلفی